Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۲۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۲۱/۵۶ | ۱۷ شعبان سنہ ۱۳۸۷ھ ۲۴ وفا ۱۳۴۶ہش ۲۴ جولائی ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۶۸

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ سفر کے لئے احباب خاص طور پر دعائیں جاری رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ تبلیغی اور تربیتی اغراض کیلئے بیرون ملک تشریف رکھتے ہیں۔ ان دنوں حضور لندن میں قیام فرما ہیں۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور کے اس سفر کے غلبہ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے سے بہتر ہے تاہم ابھی کمزوری بہت ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے آمین۔

ربوہ۔ حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ گذشتہ ماہ اپریل سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ بیماری کی شدت نے جو تشویشناک صورت اختیار کر لی تھی وہ تو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ اور دعاؤں کے نتیجہ میں دور ہو گئی ہے تاہم ابھی بعض عوارض کا اثر باقی ہے۔ کمزوری اور ضعف بہت ہے جس کی وجہ سے خود بیٹھ بھی نہیں سکتے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۴ جولائی۔ آج صبح مسجد مبارک ربوہ میں فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۶۷ء بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی۔ اختتامی تقریب میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات مرحمت فرمائے اور پھر اجتماعی دعا کرائی۔ تفصیلی روداد انشاء اللہ شائع کی جائے گی۔

بحرِ عرفان کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

جو شخص ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ دس مرتبہ اس پر رحمتیں نازل فرماتا ہے

اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ضروری ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب: ۵۷)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ یقیناً اس نبی (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی (یقیناً) اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں (پس) اے مومنو! تم بھی اس نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو اور (خوب جوش و خروش سے) ان کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِہَا عَشْرًا۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اس کے بدلے میں دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"درود شریف کے طفیل ... اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر انکی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔" (الحکم جلد ۷، ۸ ملا)

"ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدق و صفا دیکھئے آپ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا طرح طرح کے مصائب اور تکالیف اٹھائیں لیکن پروا نہ کی یہی صدق و صفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اسی لئے تو فرمایا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ... اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انکی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہیں فرمایا لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے یعنی آپ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔" (الحکم جلد ۷، ۲۵)

پبلشر: مسعود احمد ... پرنٹر ...

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۷ شعبان ۱۳۹۸ھ
۲۴ وفاء ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضمانتِ رزق کے باوجود بھوک کی تکلیف وارد ہونے کی وجہ

گزشتہ شمارہ میں ہم قرآن مجید کی رُو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خالق ہی نہیں رازق بھی ہے۔ اس کی صفتِ خلق کے ساتھ اس کی صفتِ رزاقیت بھی ضرور جلوہ گر ہوتی ہے۔ اس نے زمین کو ایسی زبردست پیداواری صلاحیت سے بھرپور و معمور بنایا ہے کہ اس کے پیدا کردہ تمام جانداروں کے لئے اسی میں سے رزق مہیا ہوتا چلا جاتا ہے۔

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اُس نے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (ہود آیت) کی رُو سے ہر جاندار کے لئے رزق مہیا کرنے کا ذمہ اُٹھایا ہوا ہے تو پھر گاہے گاہے قحط کیوں رونما ہوتا ہے یا یکلخت کھیتیاں کسی آفت کے نتیجہ میں کیوں برباد ہو جاتی ہیں اور لوگ کیوں بھوکوں مرنے لگتے ہیں؟ اس سوال کا جواب بھی اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں دیا ہے اور بتایا ہے کہ وہ کبھی تو اپنے بندوں کی صبر و رضا کی قوتوں کو دنیا پر آشکار کرنے کے لئے ابتلاء اور آزمائش کے رنگ میں اُن پر بھوک اور خوف کی حالت وارد کرتا ہے لیکن ان کے صبر و رضا کے نمونہ سے خوش ہو کر وہ خود ہی اس حالت کو دُور کر کے اُن پر رزق کی کشائش اور فراوانی کے دروازے کھول دیتا ہے۔ ایسا ابتلاء فی الاصل برنگ انعام ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی وہ بھوک اور خوف کی تکلیف ناشکری و نافرمانی اور سرکشی اختیار کرنے والوں پر نازل کر کے انہیں اُن کے کرتوتوں کی سزا دیتا ہے۔ بھوک اور خوف کی یہ تکلیف عذاب کے طور پر وارد کی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ تو انہیں کشائشِ رزق سے نوازتا ہے لیکن وہ اس کے شکرگزار بندے بننے کی بجائے اُلٹی ناشکری کرنے لگتے ہیں اور اُن کی یہ ناشکری بالخصوص اُس وقت شدّت اختیار کر لیتی ہے جب وہ ان کی اصلاح کے لئے کسی مامور کو مبعوث کرتا ہے۔ وہ اپنی اصلاح کی طرف تو متوجہ نہیں ہوتے بلکہ اُس مامور کی مخالفت پر کمر باندھ کر اس پر اور اُس کے ساتھیوں پر عرصۂ حیات تنگ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب اُن کی ایذارسانی اور ناشکری اپنی انتہاء کو پہنچ جاتی ہے تو اپنے ان کرتوتوں کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا لیتے ہیں اور اس طرح انہیں خوراک کی قلّت یا قحط کی شکل میں بھوک اور خوف کی حالت سے دوچار کر دیا جاتا ہے۔ اس قحط یا خوراک کی شدید قلّت کے وہ خود ذمہ دار ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہی ناشکرگزار قوم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ (النحل آیات ۱۱۳، ۱۱۴)

ترجمہ:- اور اللہ (تمہیں سمجھانے کے لئے) ایک بستی کا حال بیان کرتا ہے جو بے خوف و خطر پورے اطمینان سے (ترقی کی منازل) طے کر رہی تھی۔ ہر طرف سے اس کے پاس بافراغت خوراک پہنچ رہی تھی۔ اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری شروع کر دی۔ تب اللہ نے ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ان پر بھوک اور خوف کا لباس نازل کیا (یعنی بھوک اور خوف نے ان کا احاطہ کر لیا۔ ان کے کرتوتوں میں سے ایک یہ تھا کہ) ان کے پاس اُنہی میں سے ایک رسول آیا تو انہوں نے اُسے جھٹلایا جس پر اس حالت میں کہ وہ ظلم کر رہے تھے (ہمارے) عذاب نے اُنہیں آ پکڑا۔

یہ تو اللہ تعالیٰ نے ایک عام مثال بیان کی ہے جو اسی قسم کے حالات میں سے گزرنے والی کسی بھی قوم پر صادق آ سکتی ہے کیونکہ عمومی مثال پیش کرنے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ ان جیسے ہی حالات میں سے گزرنے والی ہر قوم اس سے سبق حاصل کرے۔ ویسے اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو مزید ذہن نشین کرانے کے لئے بعض ایسی ہی قوموں کا نام لے کر ان پر آنے والے بھوک اور قحط کے عذاب کا بطورِ خاص ذکر کیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ اہلِ سبا کی خوشحالی اور پھر انہی کرتوتوں کے نتیجہ میں ان پر آنے والے عذاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ۝ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ۝ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝

(سبا آیات ۱۶ تا ۱۸)

ترجمہ:- (اہلِ) سبا کے لئے ان کے اپنے مُلک میں ایک بڑی نشانی موجود تھی (اور وہ) دو باغوں کی صورت میں (تھی) جن میں سے ایک دائیں طرف تھا اور ایک بائیں طرف۔ (اور ہم نے ان سے کہہ رکھا تھا کہ) اپنے رب کے رزق کو کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔ (تمہارا) شہر ایک خوبصورت شہر ہے اور (تمہارا) رب بہت بخشنے والا ہے۔ پھر بھی انہوں نے (حق سے) پیٹھ پھیر لی تب ہم نے (ان کے حق کو قبول کرنے سے یکسر محرومی کے سبب) ان پر ایسا سیلاب بھیجا جو ہر چیز کو تباہ کرتا جاتا تھا۔ اور ہم نے ان کے دو اعلیٰ درجہ کے باغوں کی جگہ انہیں دو ایسے باغ دیئے جن کے پھل بدمزہ تھے اور جن میں جھاؤ پایا جاتا تھا یا کچھ تھوڑی سی بیریاں تھیں۔ یہ سزا ہم نے اُن کو اُن کی ناشکری کی وجہ سے دی تھی اور ناشکروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اِن آیات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اُس نے رُوئے زمین کے تمام جانداروں کے لئے رزق کا انتظام کرنے کا ذمہ اٹھایا ہوا ہے اور وہ اِسی زمین میں سے سب کے لئے رزق مہیا کرتا ہے۔ اُس نے زمین میں اتنی زبردست پیداواری صلاحیت رکھی ہے کہ رُوئے زمین کے تمام انسانوں اور دوسرے جانداروں کے لئے اُس سے خوراک مہیا ہو سکتی ہے اور اس بناء پر کبھی قحط یا خوراک کی قلت رُونما ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن لوگ خود بُرے اور ناپسندیدہ کاموں میں پڑ کر اور ناشکری کے مرتکب ہو کر (اور اس ناشکری میں مامورین الٰہی کا انکار اور ان کے خلاف ظالمانہ روش بھی شامل ہے) اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا لیتے ہیں اور بعض اوقات یہ عذاب بھوک یعنی قحط اور خوراک کی قلّت کی شکل میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ یا تو زمین سے پیداوار ہوتی ہی نہیں اور اگر ہوتی بھی ہے تو آفاتِ سماوی کے نتیجہ میں وہ برباد ہو کر رہ جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ اس کے بندے اس کی عطا کردہ نعمتوں کی کبھی ناقدری نہ کریں اور اُس کا شکر ادا کرنے سے کبھی اور کسی حال میں غافل نہ ہوں اسی لئے فرمایا:-

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ (النحل آیت ۱۱۵)

ترجمہ:- پس جو حلال (اور) طیّب (مال) اللہ نے تمہیں دیا ہے تم اس میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا اگر تم اُسی کی عبادت کرتے ہو شکر کرو۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کی مہم کا ضروری حصّہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

"مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔" (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۹۶)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں فراخدلی سے حصہ لیجیے اور اپنے وعدوں کی رقوم مرحلہ وار ادا کرتے چلے جائیے اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دے۔ آمین۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفات مسیح ناصری علیہ السلام کا ثبوت پنجابی کتب سے

مکرم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) ربوہ

واضح رہے کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں کہیں یہ مذکور نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسم عنصری زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور پھر کسی وقت دوبارہ زمین پر آئیں گے اگر کوئی ایسا ثابت کر سکے تو اس کے لئے ۱۸۹۷ء سے بیس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے۔ (کتاب البریہ صفحہ ۱۹۱)

برخلاف اس کے قرآن کریم کی تیس آیات اور متعدد احادیث حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا ثبوت دے رہی ہیں یہاں تک کہ بعض ہمارے بزرگ پرانے علماء کرام اپنے جمعہ کے خطبات میں متواتر ایسی پنجابی اور اردو نظمیں پڑھا کرتے تھے جو مسیح علیہ السلام کی وفات کو ظاہر کرتی ہیں جس کا کچھ نمونہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے

(۱) جناب حافظ محمد صاحب آف لکھوکے "اہلحدیث" نے بزبان پنجابی تفسیر قرآن کریم "تفسیر محمدی" نام سے سات منزلوں میں شائع کی ہے اس میں لکھتے ہیں:-

"جو ہووسے نال مثالے بینا جیندا تک نہ کوئی
کوئی زندہ رہے ہمیشہ نہ موسیٰ موت عیسیٰ نوں ہوئی"
(تفسیر محمدی منزل اول صفحہ ۲۷)

(۲) زیر آیت "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ..... الخ" لکھتے ہیں:-

"یعنی جیوں پیغمبر گزرے زندہ رہیا نہ کوئی
تیویں محمد رہے نہ دائم موت بندیاں سر ہوئی"
(تفسیر محمدی منزل اول صفحہ ۳۳۲)

(۳) پھر آیت "وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ...... الخ" کی تفسیر میں لکھتے ہیں:-

"او مردے ہین نہ زندے جنہاں نوں جو لوک پکارن
تے نہ انہاں خبر جد کداں اٹھسن قبراں پئے جھگڑارن"
(تفسیر محمدی منزل سوم صفحہ ۲۳۹)

(۴) مولوی محمد قمرالدین صاحب ڈسکوی مشہور پنجابی کتب کے مصنف "مجموعہ خطب فیروزی" میں فرماتے ہیں:-

"نبی ولی سردار عالم فاضل گزرے جنگ جنگیرے
بھی شاہ گدا امیر برے بھلے سب گئے قبریں ڈیرے"
(مجموعہ خطب فیروزی صفحہ ۹ مدینہ کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ)

(۵) پھر لکھتے ہیں:-

"اس دی گھاٹی جان کنندن دی سخت مصیبت بھاری
امیر فقیر چھوڑیا بھلا سبھ لنگھن وارو واری
اس گھاٹی وچ راہ نہ دوجا جتھوں کوئی جاوے
نبی ولی سردار شاہ گدا سب ادھ تھوں لنگھ سدھاوے"
(مجموعہ خطب فیروزی صفحہ ۱ ۱۳۲۴ھ)

(۶) اور لکھتے ہیں:-

"آدم تقیق تاں اس دم تائیں جتنی خلقت ہوئی
گئی جہان کنداں سب لنگھے یا سے گیا نہ کوئی"[1]
(مجموعہ خطب فیروزی صفحہ ۱ ۱۳۲۴ھ)

(۷) "خطبات قادری" جو مولوی غلام قادر صاحب کے خطبات کا مجموعہ ہے اس میں زیر آیت "اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ...... الخ" فرماتے ہیں:-

"بڑا بہادر شاہ سکندر دارا جمشید ہمایا
داؤد تے سلیمان عیسیٰ موسیٰ ایسے پور لنگھایا"
(خطبات قادری صفحہ ۱۰۷ طبع ۱۳۱۴ھ)

(۸) پھر زیر آیت "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ...... الخ" لکھتے ہیں:-

"نبی پیغمبر اگلے گزرے زندہ رہیا نہ کوئی
تویں محمد للہ ہیاں موت تمہیاں ہوئی"
(خطبات قادری صفحہ ۲۸۶ ۱۳۱۹ھ)

(۹) ایک خطبہ جو پنجابی شعروں میں لاہور کے کتب خانے ایک صفحہ پر بکثرت شائع کرتے رہتے تھے چنانچہ وہ میرے پاس بھی خستہ حالت میں موجود ہیں۔ ان میں علماء یہ اشعار بھی جمعہ میں پڑھا کرتے تھے:-

"یارو عزیزو دوستو دنیا میں ہرگز مت پھنسو
دل اس کی الفت میں نہ دو مت یاد تم اپنا جسم
آدم کہاں، حوا کہاں، ہر تم کہاں، عیسیٰ کہاں
ہارون کہاں موسیٰ کہاں اس بات کا ہے سب کو غم"
(خطبہ جمعہ مطبوعہ نولکشور لاہور و مصطفائی پریس۔ لاہور)

(۱۰) مولوی غلام رسول صاحب کی مشہور نظم جس کا پہلا شعر یوں شروع ہوتا ہے:-

"لا غافل ہمو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے"

اسی نظم میں لکھا ہے:-

"کہاں وہ ماہ کنعانی، کہاں تخت سلیمانی
گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان دیوانہ ہے"
(مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات صفحہ ۱۶ مطبوعہ سراج محمدی پریس لاہور)

(۱۱) اسی "مناجات" میں زیر عنوان "مناجات صبح گو مترجم از حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ" حضرت صدیق اکبرؓ کی عربی نظم کا شعروں میں اردو ترجمہ بھی کیا گیا ہے آخری شعر حضرت صدیق اکبرؓ کا مع ترجمہ ملاحظہ ہو:-

"این موسیٰ این عیسیٰ این یحییٰ این نوح
انت یا صدیق عاص تب الی المولی الجلیل
ہیں کہاں موسیٰ و عیسیٰ، ہیں کہاں یحییٰ و نوح
ہے تو اے صدیق عاصی توبہ کر سوئے جلیل"
(مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات صفحہ ۱۵ ملک سراج الدین اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار مطبع سراج محمدی پریس لاہور)

(۱۲) حافظ محمد بن مولوی بارک اللہ صاحب لکھوکے مشہور اہل حدیث نے "احوال الآخرت" لکھی ہے جس میں لکھا ہے:-

"نبی ولی سردار عالم فاضل گزرے جنگ جنگیرے
بھی شاہ گدا امیر برے بھلے سبھ گئے قبریں ڈیرے"
(اصلی احوال الآخرت صفحہ ۱۳)

(۱۳) مزید لکھا ہے:-

"اس گھاٹی وچ راہ نہ دوجا جتھوں کوئی جاوے
نبی ولی سردار شاہ گدا سب ادھ تھوں لنگھ سدھاوے"
(اصلی احوال الآخرت صفحہ ۸)

(۱۴) پھر لکھتے ہیں:-

"آدم تقیق تاں اس دم تائیں جتنی خلقت ہوئی
گئی جہان کنداں سب لنگھے یا سے گیا نہ کوئی"
(اصلی احوال الآخرت صفحہ ۸)

(۱۵) "ایہہ دنیا جاگہ خلل خراب اس دا مقصد کدا ایہا
نبی ولی ایتھ رہیا نہ کوئی کوچ کیتھے ڈیرا"
(اصلی احوال الآخرت صفحہ ۹)

(۱۶) مولوی محمد حسین علمی کے خطبات جمعہ بھی بکثرت شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے تیسرے خطبہ میں جو ۱۳۸۹ھ کا چھپا ہے:-

"حضرت آدم بھی نیچے زمین کے چل بسے
نوح کشتی بان عالم بھی یہاں سے چل بسے
یوسف و یعقوب اسماعیل و اسحاق و خلیل
اور سلیمان آسمانی مہر والے چل بسے
ہود ادریس و یونس شیث و ایوب و شعیب
دعوت اسلام کر کے ٹھہر سے جھنڈے چل بسے
حضرت عیسیٰ نبی داؤد و موسیٰ خاک میں
لے کے توریت و زبور انجیل حق سے چل بسے
واسطے جن کے زمین اور آسمان پیدا ہوا
جنت الفردوس میں وہ حق کے پیارے چل بسے"
(مجموعہ خطب حضرت علمی صفحہ ۱۰)

(۱۷) "پکی روٹی کلاں" پنجابی کی مشہور کتاب ہے "کوئی پچھے" کی صورت میں سوال و جواب کا ایک دلچسپ مجموعہ ہے اس میں لکھا ہے:-

"جے کوئی پچھے عمراں ہوناں پیغمبراں دیاں کتیاں ہویاں ہین؟ تاں آکھ...... رہتے عمر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دی اک سو بیس ورہے اتے عمر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دی تریسٹھ برس"
(پکی روٹی کلاں صفحہ ۲۹ ملک دین محمد اینڈ سنز اشاعت منزل لاہور)

(۱۸) جناب مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری نے اپنے ہفتہ وار اخبار "اہل حدیث" امرتسر میں "مولانا محمد دہلوی" کے انتقال پر مرثیہ نظمیں شائع کی تھیں۔ ایک مرثیہ کا شعر ملاحظہ ہو:-

"چل بسے جتنے پیمبر آئے تھے سب چل بسے
آہ دنیا میں کہاں نبیوں کا وہ قائم ہے اب"
(اخبار اہل حدیث امرتسر ۳ مئی ۱۹۲۱ء صفحہ ۸)

(۱۹) جناب مولوی محمد مسلم صاحب کے خطبات کا مجموعہ یعنی

(باقی صفحہ ۵)

[1] بعد کے ایڈیشنوں میں "یا سے گیا نہ کوئی" کی بجائے "خالی رہیا نہ کوئی" کر دیا گیا ہے۔

[2] نئے ایڈیشنوں میں "آسمان پر عیسیٰ" کا لفظ کر دیا گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ ○ ایک دینی ادارہ

مکرم محمد الیاس صاحب منیر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے
"وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ
يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ
وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ"
کہ اے مسلمانو تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے۔ نیکی کا حکم دے اور بری باتوں سے روکے

چنانچہ اسی غرض کی تکمیل کے لئے جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں ایک علمی اور دینی ادارہ "جامعہ احمدیہ" قائم ہے۔

مختصر تاریخ:

۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی کی وفات پر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں دینیات کی کلاس شروع کی جس کا مقصد حضرت مولانا مرحوم جیسے جید علماء پیدا کرنا تھا۔ ۱۹۰۸ء تک یہ کلاس اسی طرح چلتی رہی لیکن یکم مارچ ۱۹۰۹ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی کی خواہش کے مطابق اس کلاس کو تعلیم الاسلام ہائی سکول سے علیحدہ کر کے باقاعدہ ایک ادارہ کی شکل دے دی گئی اور اس کا نام حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی کی رائے کے مطابق "مدرسہ احمدیہ" رکھا گیا۔ اس کے اولین ہیڈ ماسٹر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور سپرنٹنڈنٹ مکرم مولوی صدر الدین صاحب بی اے بی ٹی مقرر ہوئے۔ اس کا نصاب سات سال کا تھا۔ داخلہ کے لئے عمر گیارہ سال اور معیار تعلیم پرائمری مقرر ہوا۔ اس کے اولین اساتذہ میں سے حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب رضی نے حضرت قاضی امیر حسین صاحب رضی، حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب رضی، حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی، حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر رضی، حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی، حضرت مولوی محمد جی صاحب رضی، حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری رضی، حضرت حکیم فضل الدین صاحب بھیروی رضی اور حضرت مرزا برکت علی صاحب رضی قابل ذکر ہیں۔

مدرسہ احمدیہ میں ابتدائی طلباء کی تعداد ۲۷ تھی۔ ابتدائی کامیاب ہونے والے طلباء میں سے حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ رضی سابق امیر جماعت احمدیہ قادیان، مولوی محمد شریف صاحب، محمود عالم صاحب، غلام فرید صاحب، مولانا رحمت علی صاحب، عبیداللہ صاحب اور سید منظور عالم صاحب قابل ذکر ہیں۔

۱۹۱۹ء میں جماعت کی عالمگیر ضروریات کے پیش نظر ایک انقلابی سکیم نافذ کی گئی جس کے نتیجہ میں مدرسہ ترقی کرتے ہوئے ۲۰ مئی ۱۹۲۸ء کو عربی کالج کی شکل اختیار کر گیا اور اس کے ساتھ ہی جامعہ احمدیہ کے نام سے ایک ادارہ قائم ہوا۔ مدرسہ کا نصاب حسب دستور رہا مگر جامعہ کا نصاب ۴ سال کا تھا

وسط ۱۹۳۷ء میں مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر حضرت میر محمد اسحاق صاحب مقرر کئے گئے آپ نے جہاں مدرسہ کی خستہ عمارت کو پختہ کرایا وہاں طلباء میں علمی ذوق پیدا کرنے کے لئے مختلف اصلاحات بھی کیں اور آپ نے اپنی خدا داد صلاحیتوں، روحانی اور انتظامی قابلیتوں اور استعدادوں سے مدرسہ احمدیہ کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے ۱۹ مارچ ۱۹۴۴ء کو جب آپ وفات پا گئے تو مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔

تقسیم برصغیر کے بعد پاکستان میں ایک مخلوط تعلیمی ادارہ قائم کیا گیا جس میں مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے طلباء تعلیم پاتے تھے۔ ان دونوں اداروں کے سربراہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب رضی تھے۔ ۱۹۴۹ء میں جامعۃ المبشرین کا اجراء ہوا جس میں جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلبہ کو خصوصی ٹریننگ دی جاتی تھی۔

پھر جولائی ۱۹۵۷ء کو مدرسہ احمدیہ جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین آپس میں مدغم کر دیئے گئے جس کا نام جامعہ احمدیہ رکھا گیا اور اس کے پرنسپل محترم سید میر داؤد احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب مقرر ہوئے آپ کو اس مدرسہ کی لمبے عرصہ تک نہایت ہی احسن رنگ میں خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ نے اپنی ساری عمر اس ادارہ کی خدمت کیلئے وقف کر دی اور آخر ۲۴ اپریل ۱۹۷۳ء کو اس ادارے کی خدمت کرتے ہوئے جب وفات پا گئے تو یہ عظیم ذمہ داری محترم ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ کے سپرد کی گئی جسے آپ احسن رنگ میں ادا کر رہے ہیں۔

نصاب:

اولاً قرآن ناظرہ پڑھایا جاتا ہے پھر ترجمہ اور تفسیر پڑھائی جاتی ہے اور قرآن کا ایک حصہ مع ترجمہ حفظ بھی کروایا جاتا ہے اس کے علاوہ حدیث کی کتب، جامع ترمذی و صحیح بخاری وغیرہ پڑھائی جاتی ہے۔ فقہ، ادب عربی، انشاء، صرف و نحو، عربی گرامر، موازنہ مذاہب، منطق، تصوف اور الحادی تحریکات، اشتراکیت وغیرہ پڑھائی جاتی ہیں نیز عربی، اردو، انگریزی اور فارسی بھی سکھائی جاتی ہے علاوہ ازیں علم الکلام کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کی جملہ کتب کا مطالعہ کروایا جاتا ہے جس کا باقاعدہ امتحان ہوتا ہے

جامعہ احمدیہ کا موجودہ نصاب سات سال پر مشتمل ہے۔ ہر سال میں دو سمیسٹر ہوتے ہیں اور جون میں دوسرے سمیسٹر کے بعد سالانہ نتائج کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ساتویں سال گزشتہ چھ سالوں کے تمام نصاب کا امتحان لیا جاتا ہے جس میں کامیاب ہونے والے طلبہ کو "شاہد" کی ڈگری ملتی ہے۔ جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے وکالت دیوان میں اپنے آپ کو پیش کرنا ہوتا ہے طلبہ اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں اور پھر وکالت دیوان کی طرف سے انہیں جامعہ بھجوایا جاتا ہے۔

جامعہ کی دلچسپیاں:

جامعہ احمدیہ میں صبح سے دوپہر تک تدریس کا کام ہوتا ہے۔ نماز عصر کے بعد مغرب تک ہر طالب علم کے لئے کھیل لازمی ہے

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں بہت مشہور ہیں۔ جو ہر سال جنوری میں منعقد ہوتی ہیں اسی طرح جامعہ احمدیہ کی تقاریب میں سے سالانہ تقریری مقابلے جو عموماً مارچ میں عربی، اردو اور انگریزی منعقد ہوتے ہیں اور سالانہ سیمینار کسی ایک موضوع کے متعلق ہوتا ہے جو بہت دلچسپ ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں ایک بہت بڑی لائبریری اور خوبصورت نادر ہوسٹل ہے

جامعہ کے شیریں پھل:

جامعہ احمدیہ نے بڑے بڑے نامور علماء اور مبلغ پیدا کئے جنہوں نے تبلیغ اسلام کی جدوجہد میں شاندار حصہ لیا جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔ جو مغرب کی تاریکیوں کو چاک کر کے ان کو اجالوں سے منور کرنے کی کوشش میں رہے اور جنہوں نے شمال کی طرف برفانی ہواؤں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان لوگوں کو روحانی نعمتوں سے روشناس کرایا جو صرف مادی بلندیوں سے ہی واقف تھے اور جنہوں نے مشرق میں سفر کر کے خوابیدہ مشرق کو جگایا ان میں سے مولانا جلال الدین صاحب شمس، مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم اور دونوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی نے "خالد" کا خطاب دیا۔ مولانا عبدالرحیم صاحب درد رضی جیسے عظیم اور جید علماء پیدا کئے ہیں۔ مولوی نذیر حسین صاحب ایاز، مولوی ابوبکر ایوب صاحب، حافظ عبیداللہ صاحب رضی جیسے خدام دین بھی جماعت کو دیئے جنہوں نے بیرون ملک تبلیغ اسلام کرتے کرتے اپنی جانیں جان آفرین کے سپرد کر دیں اور آج مختلف ممالک میں ان میں سے بعض کی قبریں ہمیں دعوت دے رہی ہیں کہ ہم انہیں اور آگے بڑھیں اور اسلام کی خدمت کرتے ہوئے اسی راہ میں کام آ جائیں۔

آپ کا مستقبل:

پس آج ضرورت ہے کہ احمدی نوجوان آگے بڑھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے مطالبات تحریک جدید سے متعلق زندگی کے مطالبہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیاں اللہ کے نام کو دنیا میں بلند کریں۔ اسلام کی تبلیغ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور چار دانگ عالم پھیلانے کیلئے وقف کریں کیونکہ قرآن حکیم کا حکم ہے:-

"فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ
فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ
لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ
وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ
إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ
يَحْذَرُونَ ○"
(التوبۃ: ۱۲۲)

پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر دین سے ہوشیار کرتے تاکہ وہ گمراہی سے ڈرنے لگیں۔

آخر میں اپنے مضمون کو اس ادارہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس پر ختم کرتا ہوں جس میں وقف زندگی کی طرف بڑے زور و شور سے بلا رہے ہیں آپ فرماتے ہیں:-

"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

ماہ دسمبر ۷۷ء

۱-	حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ		۵۰—۰۰
۲-	محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ	سیالکوٹ شہر	۱۰—۰۰
۳-	" اہلیہ صاحبہ خواجہ ظفر احمد صاحب	"	۱۵—۰۰
۴-	مکرم طارق محمود صاحب	"	۱۰—۰۰
۵-	" سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	لاہور	۱۸۴۵—۴۱
۶-	" ملک محمود احمد صاحب	راولپنڈی	۱۰—۰۰
۷-	" قریشی محمد عظیم صاحب	"	۱۵—۰۰
۸-	" رمضان محمد صاحب چوہدری	"	۵۰—۰۰
۹-	" عبدالرؤف صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۰-	" شیخ محمد عثمان صاحب	"	۱۰۰—۰۰
۱۱-	محترمہ بیگم صاحبہ میجر عبدالرحمن مغل صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۲-	لجنہ اماء اللہ کراچی		۲۷—۷۵
۱۳-	محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ آف ڈسکہ		۱۰—۰۰
۱۴-	مکرم ظہور الدین احمد صاحب	منگلا ڈیم کالونی	۲۵—۰۰
۱۵-	" میجر محمد عبدالسمیع صاحب	"	۱۲—۰۰
۱۶-	بچگان مکرم ملک عبدالمالک صاحب دوالمیال		۱۰—۰۰
۱۷-	مکرم سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ گجرات		۱۵—۰۰
۱۸-	" شیخ انعام اللہ صاحب	راولپنڈی	۲۰—۰۰
۱۹-	" نصیر احمد نسیم صاحب	"	۵۷—۰۰
۲۰-	" ملک سلطان رشید خان صاحب کوٹ فتح خاں		۱۰—۰۰
۲۱-	" سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ کھاریاں		۱۴۱—۵۰
۲۲-	" مرزا مبشر احمد صاحب جماعت احمدیہ مری		۱۰—۰۰
۲۳-	" مقصود احمد صاحب علی پور ملتان		۱۵—۰۰
۲۴-	محترمہ عنایت بیگم صاحبہ	سانگلہ ہل	۳۰—۰۰
۲۵-	" امۃ القیوم صاحبہ بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ		۲۰—۰۰
۲۶-	" رشیدہ بیگم صاحبہ " " " "		۱۰—۰۰
۲۷-	مکرم مہر محمد یار سرگانہ مرحوم باگڑ سرگانہ ملتان، منجانب امۃ الرشید صاحبہ باگڑ		۲۰۰—۰۰
۲۸	محترمہ بشریٰ شریف صاحبہ شیخ پور	گجرات	۵۰—۰۰

ماہ مارچ ۱۹۷۸ء

۱-	مکرم ملک سلطان رشید خان صاحب کوٹ فتح خاں		۲۰—۰۰
۲-	حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ		۲۵—۰۰
۳-	مکرم مرزا غلام رسول صاحب منڈی بہاؤالدین		۲۰—۰۰
۴-	والدین مرحومین مکرم عباس احمد صاحب پنڈ دادنخان		۱۵—۰۰
۵-	مکرم شیخ انعام اللہ صاحب	راولپنڈی	۲۵—۰۰
۶-	" ناصر اقبال صاحب	"	۲۵—۰۰
۷-	محترمہ مس طاہرہ آفتاب صاحبہ	"	۲۵۰—۰۰
۸-	مکرم قریشی محمد عظیم صاحب	"	۳۰—۰۰
۹-	محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت عبدالرحمن صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۰-	مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب	"	۲۰—۰۰
۱۱-	" محمد شریف شاکر صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۲-	محترمہ بیگم صاحبہ قریشی محمد اسمٰعیل صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۳-	مکرم بشیر احمد صاحب ہاشمی	"	۱۰—۰۰
۱۴-	" میجر منصور عالم صاحب	"	۱۰۰—۰۰
۱۵-	" ایوب احمد ظہیر صاحب	"	۵۰—۰۰
۱۶-	" شیخ [illegible] الدین صاحب لوگرہ مع خاندان	"	۱۰—۰۰

وفاتِ مسیح کا ثبوت پنجابی کتب سے

بقیہ صـ۳

پنجابی ہیں شائع شدہ موجود ہے جس
میں فرماتے ہیں ؎
آدم شیثؑ خلیل سلیمانؑ۔ نوحؑ۔ ادریسؑ رہا لے
یوسفؑ تے سلیمانؑ سکندر رکھتے ہین اوہ سالے
اسمٰعیلؑ۔ اسحاقؑ نہ رہیا عیسیٰؑ موسیٰؑ نالے
ہودؑ الیاسؑ۔ داؤدؑ پیمبر پیتے اجل پیالے
("مجموعہ خطب" صـ۱۲ صاحب قریشی چراغ الدین تاجر کتب
باہتمام منشی قادر بخش مالک مطبع در مطبع قادری لاہور)

۱۷-	مکرم شیخ بشیر احمد صاحب	راولپنڈی	۲۰—۰۰
۱۸-	" سردار احمد خان صاحب اسلام آباد	"	۱۵—۰۰
۱۹-	لجنہ اماء اللہ کراچی		۵۰—۷۵
۲۰-	" سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	کھاریاں	۷۷—۰۰
۲۱-	محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سراج دین صاحب	سیالکوٹ	۵۰—۰۰
۲۲-	مکرم قریشی محمد رفیق صاحب	"	۵۰—۰۰
۲۳-	محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ کاہلوں (دولم)	"	۲۰۰—۰۰
۲۴-	" اہلیہ صاحبہ خواجہ ظفر احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۵-	مکرم خواجہ مختار احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۶-	" " ظفر احمد صاحب	"	۲۰—۰۰
۲۷-	محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ	میرپور خاص	۵۰—۰۰
۲۸-	لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ		۲۰۵—۵۰

ماہ جون ۷۸ء

۱-	مکرم عبدالرشید صاحب اظہر	راولپنڈی	۱۰—۰۰
۲-	" نصیر احمد صاحب نسیم	"	۵۰—۰۰
۳-	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ		۱۰—۰۰
۴-	مکرم محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چوہڑکانہ		۲۰—۰۰
۵-	" محمد اصغر صاحب بی۔اے۔ ایف جیکٹ کھوسکی بدین		۶۲—۰۰
۶-	" حکیم علی احمد صاحب بحساب جماعت احمدیہ بیداد پور		۴۶—۰۰
۷-	" چوہدری عبدالغنی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھاریاں		۱۱۱—۰۰
۸-	" مرزا محمد انور امتیاز پسر حکیم مرزا محمد حیات صاحب سیالکوٹ		۲۰—۰۰
۹-	" امۃ اللہ بیگم صاحبہ	"	۲۰—۰۰
۱۰-	" فضل کریم صاحب	"	۵۵—۰۰
۱۱-	" ڈاکٹر محمد احسان صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۲-	" فضل کریم صاحب	"	۲۳—۰۰
۱۳-	" الحاج خواجہ محمد یعقوب صاحب	"	۱۵—۰۰
۱۴-	" ملک سلطان رشید خان صاحب	کوٹ فتح خان	۱۰—۰۰
۱۵-	محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ زوجہ کرنل احمد خان صاحب نوشہرہ کینٹ		۱۱۰—۰۰
۱۶-	مکرم کرنل احمد خان صاحب	"	۵۰—۰۰
۱۷-	" میجر رفیق احمد صاحب بھٹی	"	۱۰—۰۰
۱۸-	بچگان مکرم ملک عبدالمالک صاحب	دوالمیال	۲۰—۰۰
۱۹-	مکرم ملک بشیر احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۰-	لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ بحساب لجنہ کراچی		۴۶—۷۵

درخواست ہائے دعا

۱- میری بیٹی دردانہ چغتائی کا اپریشن ہوا تھا لیکن اس کی صحت بحال نہیں ہوئی شاید دوبارہ اپریشن کرنا پڑے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
(محمد احمد پسر حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ مرحوم بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور)

۲- میرے شوہر بیمار ہیں۔ بیماری کی تشخیص ابھی تک نہیں ہو سکی ان کی شفایابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (سیدہ شمیم اہلیہ شیخ عبدالمجید صاحب فاروقیہ ضلع ہزارہ)

۳- برادرم مکرم مبشر احمد صاحب آف فیصل آباد حال راہوالی کا گزشتہ سال مثانہ کا اپریشن ہوا تھا دیے ہوئے زخم پھٹ گیا جسکی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ احباب سے صحت کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ (محمد انور [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم تحریک جدید — ۴ اگست ۱۹۶۸ء / ۴ ظہور ۱۳۴۷ہش

رمضان المبارک کی مقبول دعاؤں سے مستفیض ہونے کا سنہری موقع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اعلان سال نو تحریک جدید پر آٹھ ماہ گذر چکے ہیں مگر چندہ کی وصولی کی رفتار تسلی بخش نظر نہیں آتی۔ اندریں صورت وصولی کے لئے ایک منظم جدوجہد کی شدید ضرورت ہے لہٰذا میں جملہ پاکستانی جماعتوں کے امراء و صدران کرام سے پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے مقام پر

۴ اگست ۱۹۶۸ء بروز اتوار یوم تحریک جدید

منائیں۔ اس روز قبل از وقت زیادہ سے زیادہ تفصیلی وعدہ جات حاصل کی جائیں اور خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے مقاصد عالیہ کی طرف موثر انداز میں توجہ دلائی جائے۔ اس سلسلہ میں متعلقہ ارشادات انشاء اللہ الفضل میں شائع کروائے جائیں گے۔

رمضان المبارک اور انفاق فی سبیل اللہ کا باہم گہرا تعلق ہونے کی وجہ سے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے تحت دعائیہ فہرست تیار کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت کو پُر زور تحریک فرمائیں کہ وہ اپنا چندہ صد فیصد ادا کر کے رمضان المبارک کی مقبول دعاؤں سے مستفیض ہوں۔

خطبہ جمعہ کے دوسرے روز تک جو وصولی عمل میں آئے اس کی تفصیل سے فوراً وکالت مال اول کو آگاہ فرمایا جائے۔ بعد ازاں ۹ رمضان المبارک سے متعلق مقامی مجاہدین کی فہرست بھی مرکز میں بروقت بھجوانے کا اہتمام فرمایا جائے۔

اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

مرزا مبارک احمد
وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

اعلانات نکاح

(۱) میاں رفیع احمد صاحب کے بھتیجے عزیزم محمد علی ندیم (ابن محترم محمد تقی صاحب) کا نکاح مورخہ ۹ جون ۱۹۶۸ء بروز جمعہ بوقت ۹ بجے شام مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام اور مشنری انچارج لندن نے عزیزہ امتیاز نصیر بٹ بنت مکرم فضل الٰہی صاحب بٹ مرحوم (آف نیروبی) کے ساتھ بعوض ... ہزار پونڈ حق مہر مسجد فضل لندن میں پڑھا۔ لڑکا مکرم مولوی محمد تقی صاحب کا پوتا ہے اور لڑکی غلام محمد صاحب قریشی مرحوم آف کڑیانوالہ گجرات کی پوتی ہے۔

(۲) میاں رفیع احمد صاحب کے بڑے بھتیجے عزیزم محمد صفی (ابن محترم محمد تقی صاحب) کا نکاح مورخہ ۴ مارچ ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ بوقت ۳ بجے مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام اور مشنری انچارج لندن نے عزیزہ سلمیٰ احسان بنت محترم ڈاکٹر سید صغیر الدین بشیر احمد صاحب مرحوم (سابق پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول گھانا) کے ساتھ بعوض مبلغ ... ہزار پونڈ حق مہر محمود ہال لندن میں پڑھا۔ احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے ہفتہ یعنی ۱۱ مارچ کو دوپہر کے وقت میاں رفیع احمد صاحب نے عزیزم محمد صفی کی طرف سے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا جس میں لندن اور لندن سے باہر کے احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

احباب سے درخواست ہے کہ دونوں رشتوں کے ہر لحاظ سے مبارک اور برکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(مسز پروین رفیع احمد)

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں جن کے لئے سٹاف کی ضرورت ہے۔ اسامیوں کے آگے صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ درج ہیں:-

۱۔ میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس۔ گریڈ ۵۰۰-۵۰/۱۰۰۰-۵۰/۱۲۵۰/۵۰ اس کے علاوہ جنرل الاؤنس ۱۵۰/- روپے ماہانہ، ٹیکنیکل الاؤنس ۵۰/- روپے ماہانہ اور کرایہ مکان ۲۵/- روپے ماہانہ و مہنگائی الاؤنس ۱۰/- روپے ماہانہ ہوگا۔

۲۔ اینستھیٹسٹ (ANAESTHETEST)۔ اوپر والے گریڈ اور الاؤنسز کے مطابق۔

۳۔ لیڈی ڈاکٹر ایم بی بی ایس۔ اوپر والے گریڈ اور الاؤنسز کے مطابق۔

احمدی ڈاکٹروں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ خدمت دین کے جذبہ کے تحت مرکز میں آکر کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے گا۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

مورخ احمدیت محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کے فرزند عزیزم سلطان احمد مبشر سلمہ نے امسال سرگودھا بورڈ سے میٹرک کا امتحان دیا تھا جس میں بفضلہ تعالیٰ وہ نمایاں طور پر کامیاب رہے ہیں۔ انہوں نے ۶۸۶ نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی انہیں مبارک کرے اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر انہیں اپنے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ اور ملک و قوم کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین

زمیندار احباب کیلئے!

آجکل جانوروں میں اوہ منہ گل گھوٹو (خناق)، منہ کھر اور چیچک وغیرہ پھیل رہی ہیں۔ تمام امراض کی اکسیر تیز "وبا روک" برائے حفظ ماتقدم ۲/- فی پیکٹ کے حساب سے دستیاب ہیں۔

نوٹ ۱:- تمام سٹاکسٹوں اور ڈیلروں کو کمپنی کمیشن دیتی ہے اس لئے پاکستان میں کہیں بھی ۲/- روپے فی پیکٹ سے زیادہ کسی حیوانی "اکسیر" یا "روک" کی قیمت ادا نہ کریں۔

نوٹ ۲:- مرغیوں کی اکسیر رانی کھیت بھی ۲/- فی ٹیوب ہے۔ البتہ رانی کھیت روک کی قیمت ۳/- فی ٹیوب ہے۔

کیمور ہیومیو پیتھک کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
(ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ فون ۶۰۱، ۶۰۷

آپ کو معلوم ہو چکا ہے؟
کہ
حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے خط و کتابت کے لئے اب اتنا پتہ ہی کافی ہے
حکیم عبدالمجید
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹
فون نمبر ۲۸۴۴
ربوہ فون نمبر ۹۳۸
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵۲

خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع (۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۸ء) میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)